DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v11i01.30

Al-Basirah البصيرة

Volume 11, Issue 02, (Dec 2022)

https://albasirah.numl.edu.pk/ eISSN: 2222-4548, pISSN: 2520-7334

مستشرقین کے انگریزی تراجمِ قرآن پر تنقیدات کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Review of Critique upon Oriental English Translations of Quran

Farhat Alvi [1], Afshan Noureen[2]

[1] Assistant Professor, Islamic Studies and Arabic department, Sargodha University, Sargodha, dr.farhat alvi@yahoo.com

2 Phd scholar , Islamic Studies and Arabic department ,Sargodha University Sargodha.

Received: Oct 28, 2022 | Revised: Dec 07, 2022 | Accepted: Jan 05, 2023 | Available Online: Jan 24, 2023

ABSTRACT

The orientalist movement has played a pivotal role in raising criticism against revelation, Surah arrangement, writing style (orthography) and pronunciation (recitation) of Holy Quran. The Oriental scholars who mostly belonged to radical/religious Jew-Christian background, theorized that basic source of the Quran were Torah and Biblical verses. These oriental scholars also insisted in their writings that Quran went under multiple evolutionary changes. Many changes took place in this Holy book to be in the shape in which it exists today. The orientalist scholars' accusations on Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H) regarding divination, Hallucination, and self-creation of Ayah or Surahs are also an important part of oriental literature. This study provides brief but comprehensive overview of above mentioned oriental scholars literary conspiracy and criticism on Quran text and also respond of their criticism with logical bases to prove that Quran is "word of God" revealed upon the last Prophet Muhammad(Peace Be Upon Him).

Keywords: Criticism on Quran, Orientalist, Orthography, Quran text, Surah Arrangement.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Correspondence Author's Email: dr.farhat alvi@yahoo.com

1۔ تمہید

قرآن اللہ کا کلام ہے اور حضرت محمد ﷺ پر عربی زبان میں نازل ہوا۔نزول قرآن کے وقت عربی زبان اپنے عروج کو پہنچ چکی تھی۔اور یہ ایک فصیح زبان ہے اسے انداز بیاں، گرائمر، خطاطی اور بہترین مجموعہ الفاظ کی وجہ سے دوسری زبانوں پر فوقیت حاصل تھی۔ مستشرقین نے عربی زبان کو بطور علمی ہتھیار اپنا کر اس پر عبور حاصل کیا۔ قرآن کے علم کو سیکھنے کے بعد اس پر مختلف اعتراضات اٹھانا شروع کئے جس میں وہ اپنے گمان کے مطابق کمزوریاں، خامیاں اور برائیاں تلاش کرنے لگے۔اور پھر باقاعدہ ایک تحریک کے تحت قرآن کے نزول، ترتیب، ادب، زبان اور قانون میں تنقیدات اٹھانا شروع کر دیں۔عربی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے آحادیث مبارکہ، سنت اور نبی ﷺ کی ذات میں بھی کمزوریاں تلاش کرتے اور

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

سوال اٹھاتے رہے ہیں۔ تیرھویں صدی سے لے کر سولھویں صدی تک مغربی علماء ومفکرین اس بات پر متفق تھے کہ اسلام سے نمٹنے کے لیے فوجی کاروائی ناکافی ہے لہٰذا انھوں نے مسلمانوں سے ان کے نظریات پر جنگ کرنے کی ٹھانی۔ اس نظریاتی جنگ کے لیے انھوں نے عربی زبان سیکھنا شروع کی، فرانسیسی اور جرمن مستشرقین نے تمام علوم اسلامیہ خصوصاً طب، نباتات، کیمیا، ریاضی، جغرافیہ اور فلکیات کے خزانے اپنی زبانوں میں منتقل کیے اور عربی طباعت کا آغاز کیا۔ جس کا مقصد مسیحی تبلیغی تحریکوں اور اداروں کو عربی مطبوعات بہم پہنچانا تھا۔[1]

2۔ مقصدِ تحقیق

مندرجہ بالا بحث و تحقیق ایک خاص مقصد فراہم کرتی ہے کہ آخر تحریک استشراق کے زیر سایہ استشراقی مترجمین اپنے انگریزی قرآنی تراجم کے ذریعے اسلام، محمد ﷺ اور متنِ قرآن کے حوالے سے تنقیدات کیوں پھیلاتے رہے ہیں؟۔ اور کیوں یہود و نصاریٰ اور مغرب و کلیسا یکجا ہو کر ان استشراقی مترجمین کو ہر طرح کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟ بڑے بڑے مغربی اشاعتی و مطبوعاتی ادارے، اساتذہ، محققین اور جامعات ان کی معاونت میں مغربی تہذیب اور اہل مغرب کو اسلام جیسے عظیم ترین ضابطہ حیات سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟۔ پس زیر بحث مقالہ میں استشراقی انگریزی تراجم کا جائزہ لیتے ہوئے مستشرقین کے اعتراضات و تنقیدات کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کے جوابات دیے گئے ہیں۔

3۔ سابقہ کام کا جائزہ:

اہل مغرب کی اس منفی تنقید کے رد عمل میں کئی کتب، مقالات، رسائل، اور تحقیقی مضامین مستقل طور پر شائع کئے گئے ہیں۔ استشراق کے حوالے سے سر فہرست کام دارالمصنفین، اعظم گڑھ 1984ء میں منعقدہ بین الاقوامی سیمینار ہے۔ جس میں سات جلدوں پر مشتمل پڑھے گئے مقالہ جات ''اسلام اور مستشرقین'' کے نام سے شائع کیے گئے۔ علاوہ ازیں نجیب العقیقی کی کتاب ''الاستشراق و المستشرقون: مالھم وما علیھم'' کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم نے استشراق اور مستشرقین ''ایک تاریخی و تنقیدی مطالعہ'' کے عنوان سے کیا ہے۔ ایک اور عربی کتاب ''مناھج المستشرقین فی الدراسات العربیۃ الاسلامیۃ'' جس کا اردو ترجمہ 2009ء میں ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی نے ''علوم اسلامیہ اور مستشرقین'' ''منہاجیاتی تجزیہ اور تنقید'' کے نام سے کیا ہے۔ 1978ء میں ایڈورڈ سعید نے مستشرقین کے حوالہ سے کتاب لکھی جس کا نام Orientalism Western Conceptions of the Orient ہے 1989ء میں محمد خلیفہ نے مستشرقین کے قرآنی تراجم کے نقائص اور اغلاط پر قابل ذکر کام کیا ہے۔ 2002ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری نے تکملہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب میں استشراق کے حوالہ سے بہت سارے مضامین لکھے ہیں۔ 2004ء میں پروفیسر مہر علی نے استشراقی تراجم قرآن کی فاش اغلاط کا انتہائی مہارت کے ساتھ تعاقب کیا ہے۔

---

[1]Armoud Vorlijik, Richard Van Leeuwen, Arabic Studies in the Nether Lands: A Short history in parfaits, 1580-1950, Brill, Leiden Boston, 2014, p.12

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

4۔تعارف وتجزیہ

مستشرقین نے قرآن مجید پر تنقیدات کے حوالہ سے عربی زبان کو سیکھنے کے لیے 1539ء میں' کالج دی فرانس' میں اولین شعبہ قائم کیا تاکہ عبرانی[1] اور عربی زبان پر عبور حاصل کرکے انجیلِ مقدس کے احکامات اور عیسائی عقائد کی مشرق میں تبلیغ کی جاسکے[2]۔ اس شعبہ کی صدارت Guillaume Postal(1510-1581) کو دی گئی۔ یہ سولہویں صدی کا عظیم مفکر، نایاب عالم اور بے پایاں محقق تھا۔ جس کی وجہ سے اسے مستشرقین کا باوا آدم کہا جاسکتا ہے[3]۔ اسی تناظر میں Robbert J.Winkson بیان کرتا ہے کہ

> Knowledge of the world through travel and languages became useful for Postal, a fundamental integrating metaphor in both his religion and in his Orientalism[4]

مستشرقین نے مسلمانوں کی سیاسی، مذہبی، اور ثقافتی تعلیم سے فائدہ اٹھا کر علوم اسلامی خصوصاً طب، ریاضی اور فلسفہ پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کا ترجمہ لکھنا شروع کردیا تاکہ غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے قرآن کے نظریات میں جھوٹے عقائد کا پرچار کیا جاسکے اور جان بوجھ کر قرآنی الفاظ و آیات کو غلط طریقے سے پیش کیا گیا۔ نفرت اور بغض سے بھرا ہوا ترجمہ پھیلانے کی کوشش کی تاکہ مسلم نوجوانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔ قرآن کے وہ تراجم جن میں متن قرآن اور جمع وتدوین کے حوالہ سے قصداً غلط بیان نہ کیا جاتا تھا وہ مغرب میں شائع نہ ہوتے تھے۔ اگر شائع ہو بھی جاتے تھے تو اس دور کے جانشین انہیں نیست و نابود کردیتے تھے۔[5] غرض قرآن پاک کے غلط ترجمہ کے حوالے سے جس قدر شرمناک طریقے اختیار کیے گئے انھیں دہرانا بھی قلم کو آلودہ کرنا ہے۔ مولانا شبلی نعمانی نے معمولی علم رکھنے والے اخلاقیات سے گرے ہوئے اور اسلام کے تشخص کو نقصان پہنچانے والے مستشرقین کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

1. پہلی قسم میں وہ مستشرقین شامل ہیں جو عربی زبان و ادب اور تاریخ اسلام سے مکمل ناواقف ہیں ۔ ان کی معلومات براہ راست نہیں ہوتی ہیں مگر وہ دوسرے مستشرقی تراجم سے مدد لیتے ہیں۔

---

[1]Marion L. Kuntz, Guillaume Postal, Prophet of the Restitution of All Things his Life and Thought, Springer Science business media, B.V, 1981, Preface

[2]Robbert J.Winkson, Orientalism, Aramaic, and Kabbalah in the Catholic Reformation, Brill, Leiden, Boston 2007, p.101

[3] ibidp.101

[4] Robbert J.Winkson, Orientalism, Aramaic, and Kabbalah in the Catholic. Reformation, Brill, Leiden, Boston 2007, p.99

[5]John Daven Port, An Apology for Mohammed and Quran, p.63.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

2۔ دوسری قسم میں وہ مستشرقین شامل ہیں جو عربی زبان اور تاریخ سے تو واقف ہوتے ہیں مگر مذہبی لٹریچر و فنون، ثقافت و روایات اور قدیم ادب کے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔

3۔ تیسری قسم میں وہ مستشرقین شامل ہیں جو اسلامی علوم اور لٹریچر کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ مگر مذہبی تعصبات کا شکار ہو جاتے ہیں اور اسلامی نظریات کے بارے میں تنگ نظری سے کام لیتے ہیں۔۔ لہٰذا ان لوگوں کی تحقیق کو بلا تصدیق و جستجو نہیں مان لینا چاہیے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاۤيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾[1]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاش خبر لے کر آئے تو اسکی اچھی طرح سے تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے اس عمل پر نادم ہو۔"

پس ثابت یہ ہوتا ہے کہ اسلام کے مصدر اول ہونے کی وجہ سے مستشرقین صدیوں سے متنِ قرآنی کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ استشراقی علماء میں کئی صرف علم و تحقیق کی جستجو میں رہتے ہیں انہیں اس بات سے قطعاً کوئی غرض نہیں کہ ان کی تحقیق سے کسی کو فائدہ پہنچ رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے' مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ جیسے ہی اسلام کے حوالے سے تحقیقی مطالعہ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو یہ لوگ متعصب ہو جاتے ہیں اور ان کا رویہ جانبدارانہ ہو جاتا ہے۔[2] اس سلسلے کی ایک کڑی انگریزی استشراقی تراجم ہیں جو سترھویں عیسوی صدی میں منظر عام پر آنا شروع ہوئے قرآن کا انگریزی ترجمہ کرنے والے مستشرقین جو مندرجہ بالا سعی و کوشش کرتے رہے ہیں[3]۔ ان کے کام کا ایک مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

1- **الیگزینڈر راس (1590-1654)** قرآن کا انگریزی ترجمہ کرنے والا سب سے پہلا مستشرق ہے۔ بنیادی طور پر اس کا یہ ترجمہ عربی قرآن سے نہیں بلکہ Sieur Du Ryer کے فرنچ زبان کے ترجمے سے کیا گیا تھا۔ مگر Ross نے بڑی ڈھٹائی سے ترجمے کا نام یہ رکھا۔

"Alcoran of Mohomet, translated out of Arabic for Satisfaction of All that desire to looking into Turkish Vanities"

اس نے اپنے ترجمہ قرآن میں یہ اعتراض کیا ہے کہ اسلام تلوار کی طاقت سے ہی پھیلایا گیا ہے اور اسلام جھوٹ، فرضی عقائد، بے بنیاد قصے، کہانیوں، گستاخیوں اور داستانوں کا مجموعہ ہے ۔ قرآن کی کتاب محمد ﷺ، خدا اور فرشتوں کے

---

[1] Al-Hujrat (49,6)
[2] A. J. Arberry, The Koran Interpreted, Oxford University Press, U.K, 1694, Introduction p.IX
[3] Ali As Saggir, Muhammad Hussaain, Al Mustashreqoon wal Diraasat ul Qurania : Al Mososatul Jamiya llildrasat wal Nashar wal Tozeeh. Beirut, 1983 ,p.85

OPEN ACCESS CC BY NC Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

درمیان ایک اجلاس کا لمبا چوڑا احوال ہے اور یہ کتاب جھوٹے نبی (استغفر اللہ) نے خود تصنیف کی اور اسکا نام "Alcoran" رکھا(نعوذ باللہ)۔ اور اس کو "El-Forcan" بھی کہا جس کا مطلب ہے نیکی اور برائی کا فرق کرنے والی کتاب۔ راس مزید لکھتاہے کہ محمد ﷺ نے قرآن کو بہت سے ابواب میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے زیادہ تر ابواب کے نام ان کے آغاز کی سطروں سے ہی اٹھائے گئے ہیں۔ ان ناموں کا باب کے متن سے کوئی خاص تعلق و ربط نہیں بنتا۔ اسی طرح ان ابواب میں بہت سی آیات بھی ہیں۔ جن کا آپس میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ اور نہ ہی اس کتاب سے ان کا کوئی ربط محسوس ہوتا ہے۔ آپ کو قرآن پڑھ کر احساس ہو گا کہ یہ بہت سے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کا بے مقصد مجموعہ ہے جس میں بہت سی چیزیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔[1] پھر اعتراض کرتا ہے کہ محمد (ﷺ) نے قرآنی سورتیں اپنے تخیلات سے ترتیب دیں اور اس میں قدیم سماجی و معاشرتی قصے کہانیوں سے مدد لی اور قرآن پاک کی آیات شک و شبہ کے بغیر قدیم یہودی الہامی کتب اور انجیل سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہیں۔[2] قرآن مجید ایسے تمام دعووں کے جواب میں ناقدین و مشرکین کو صرف اتنا کہہ کر لاجواب کر دیتا ہے کہ اس جیسی کوئی ایک آیت ہی لے آؤ، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَأْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ﴾

ترجمہ: "اگر یہ سچے ہیں تو ایسا کلام بنا تو لائیں۔"

اسی طرح کہتا ہے کہ قرآن کی چند آیات کے شروع میں کچھ حروف ہیں جن کے کوئی معنی نہیں بنتے مگر مسلم علماء اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں دیتے تاکہ ان کا جھوٹا نبی (نعوذ باللہ) ناراض نہ ہو جائے۔ اور کچھ علماء ان حروف (حروف مقطعات) کو اللہ کے نام قرار دیتے ہیں۔ اس مذہب کے بے بنیاد عقائد اور فرضی اصولوں نے دنیا کے بڑے حصے کو متاثر کیا مگر اس کی سمجھ نہیں آسکی کہ ایسا کیوں ہوا؟ مگر آپ اس کتاب قرآن کو پڑھ کر اس میں موجود گستاخیوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ الیگزینڈر راس لکھتا ہے کہ قرآن کے سرورق پر لکھا ہے کہ

"Let None touch it but he who is clean"[3]

ترجمہ: "مطلب صرف پاکیزہ لوگ ہی اس مقدس کتاب کو چھوئیں"

[1] Ross, Alexander, Alcoran of Mohomet, Translated out of Arabic for Satisfaction of All that desire to looking into Turkish Vanities LONDON PRINTED, ANNO DOM. 1649, The Translator to the Reader, P.A4, A Summary of Religion of Turks.

[2] Ibid.P.3

[3] Ross, Alexander, THE ALCORAN OF MAHOMET, LONDON PRINTED, ANNO DOM. 1649, The Translator To The Christian Reader, P.A3, The French Epistle, To the Reader, P.A4

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

اسکا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ناپاک لوگوں کو قرآن پڑھنے یا اس کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ غیر مسلم اپنے ہی پادریوں اور عالموں کے بتائے گئے مذاہب کے مطابق زندگی گزاریں اور پھر کافر ہی مر جائیں۔ Henry Stubbe الیگزینڈر رراس کے ترجمہ کے بارے میں تنقید کرتے ہیں کہ الیگزنڈر راس کا ترجمہ نامکمل ہے جس میں کئی آیات حذف کر دی گئیں ہیں، بعض آیات کے معنی تبدیل کر دیے گئے ہیں اور جعل سازی و لغو گوئی کا سہارا بھی لیا گیا ہے۔[1] اسی طرح نبیل مطار "Nabil Matar" الیگزینڈر رراس کے ترجمہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ الیگزنڈر راس کو عربی نہیں آتی تھی اور اس نے Du Ryer کے فرانسیسی زبان کے ترجمے کو لفظ بہ لفظ انگریزی زبان میں تبدیل کر ڈالا تھا۔[2]

2. جارج سیل (1697-1736)

جارج سیل کے ترجمہ قرآن کا نام The Koran; or Alcoran of Mohammed with explanatory notes and Preliminary discourse. ہے۔ یہ ترجمہ قرآن J.Wilcox London سے 1734 میں شائع ہوا ہے۔ مشہور انگریزی مفکر و سکالر Henry Stubbe(1632-1676) جارج سیل کے ترجمہ قرآن کے بارے میں لکھتا ہے۔

> The most popular English translation of the eighteen century was George Sale's. The Quran Commonly called the Alcoran of Mohammed professed to have been derived from the original Arabic and containing explanatory notes from the most approved commentators. His well-known 'Preliminary Discourse' based on the Latin translation by Marracci became so popular that it was translated into several European Languages.[3]

جارج سیل نے اپنے ترجمہ قرآن میں قرآن کے حوالہ سے اعتراض لکھا ہے:[4] Quran is an imposture. یعنی قرآن ایک فریب ہے (نعوذ باللہ) اس کی مزید رائے کا خلاصہ درج ذیل ہے:

> "میرا خیال ہے کہ قرآن کا جو ترجمہ میں نے کیا ہے اس کے لیے نہ تو مجھے معافی مانگنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اسے آزمودہ ثابت کرنا ضروری ہے بلکہ یہ ترجمہ ان لوگوں کو سمجھنے کے لیے بھی ہے جو قرآن کو الہامی کتاب سمجھتے ہیں اور محمد ﷺ کو نبی مانتے ہیں۔

---

[1]Henry Stubbe, An Account of the Rise and Progress of Mahometanism with the life of Mahomet, ed. Hafiz Mahmud Khan Shirani, Lahore, Sheikh Muhammad Ashraf, 1954-1959.(Henry Stubbe was an extraordinary English Scholar who challenged his contemporaries by writing about Islam as a Monotheistic revelation in continuity with Judaism and Christian)

[2]Nabil Matar, "Alexander Ross and First English Translation of Quran", Muslim World 88:1 (January 1998), p.82,85

[3]Oliver Leaman, The Quran: an Encyclopedia, Madison Avenue, New York, 10016, USA (2006), p. 668.

[4] M. Mohar Ali, The Quran and the Orientalist, Norwich, UK, Jamiat Ihyaa al-Sunnah, (2004), pp.330-333

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

میرا ترجمہ اس راز کو کھولے گا کہ یہ سب معاملہ دھوکہ دہی اور جلسازی کا ہے"۔[1]

سیل نے بھی الیگزینڈر راس کی طرح قرآن کے متعلق نظریہ قائم کر لیا کہ محمد ﷺ ہی قرآن کے اصل مصنف ہیں۔جیسا کہ اس نے اپنے ترجمہ قرآن کے prefaceمیں لکھا ہے۔

"Muhammad was really the author and chief contriver of the Koran in beyond dispute"[2]

مسلم سکالر مہر علی نے سیل کے ترجمے کے بارے میں مندرجہ ذیل تنقیدی خیالات کا اظہار کیا ہے۔
جارج سیل نے Marracci کے لاطینی زبان کے قرآنی ترجمے کی تمام غلطیاں دہرائی ہیں۔اس کا بنیادی مقصد قرآن کو ایک معمولی اور کم تر کتاب ثابت کرنا تھا اور اس کے لیے اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ سیل کے اس ترجمے کی خرابی کی بہت سی وجوہات ہیں جیسا کہ الفاظ اور محاوروں کو حذف کرنا، ارادی طور پر غلط ترجمہ کرنا، عربی علم کی کمی، روایتی عیسائی مذہبی الفاظ کا استعمال، نئے الفاظ کو اپنی طرف سے شامل کرنا جو قرآن کا حصہ نہ ہوں وغیرہ۔[3]جیسا کہ مثال سے ثابت ہوتا ہے کہ Salesنے اپنے قرآنی ترجمہ میں تسمیہ کے ایک حرف (الرحمٰن) کو حذف کر دیا اور اس کا کچھ اس طرح ترجمہ کیا ہے۔"In the Name of Most Merciful God"یعنی اس نے صرف اللہ تعالیٰ کی ایک صفت بیان کی ہے جب کہ تسمیہ میں دو صفات باری تعالی کا ذکر ہے۔

3. ایڈورڈ جیمزی پالمر (1840-1882) یہ ترجمہ (The Quran) Oxford Clarendon Press سے 1880 میں چھپا ہے۔اس نے اپنے ترجمہ قرآن میں وحی کے بارے میں یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ چالیس سال کی عمر کو پہنچتے ہوئے مسلسل سوچ اور فکر سے ذہنی و نفسیاتی بیماری کا شکار ہوگئے اور مشہور کیا گیا کہ ان کو "Epilepsy"یعنی "مرگی"کا مرض تھا[4]۔جیسا کہ وہ اپنے ترجمہ قرآن کے 'تعارف' میں اس حوالہ سے لکھتا ہے۔

Muhammad had already reached his fortieth year when the first revelation came to him. They were the almost natural outcomes of his mode of life and habit of thought, and especially of his physical constitution. From youth upward he had suffered from a nervous disorder which traditionally called

[1]George Sale, The Koran commonly called the Alcoran of Mohammed, A Preliminary Discourse "DEDICATION" in the Koran, London J. Wilcox 1734.
[2]George Sale, The Koran, Fredrick Worn and Company, new York, 1890, p.50,
[3] M. Mohar Ali, The Quran and the Orientalists, Norwich, UK, Jamiyat Ihyaa Minhaj al-Sunnah, 2004,P.33
[4] Palmer Edward Henery, The Quran F.MAX Muller , Oxford Press, 1880, The Sacred book of the East, Introduction. xix

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

"Epilepsy"[1]

پالمر کے اعتراضات کے مطابق غار حرا میں جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو انہیں یقین ہونے لگا کہ ان پر جن کا سایہ ہے۔ عربوں میں یہ رواج عام تھا کہ ایسی ذہنی بیماریوں والے مریضوں کو 'جن کا قبضہ' قرار دیتے تھے۔ محمد ﷺ کی ذہنی تکلیف بڑھ چکی تھی اور وہ اپنے خوابوں کو سچ سمجھنے لگے تھے۔ جیسا کہ "شب معراج کا واقعہ" جس میں آپ ﷺ نے جنت اور جہنم کا آسمانی سفر کیا۔ اسکو بھی زیادہ تر مسلم علماء ایک خواب ہی قرار دیتے ہیں اور حضرت یوسف ؑ کا قصہ جو قرآن کی سورۃ XII میں آرہا ہے یہ بھی بالکل انجیل کے مطابق ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محمد ﷺ اپنی ذہنی حالت کی وجہ سے وحی کو خدا کا پیغام سمجھنے لگے جبکہ یہ صرف ان کی اپنی ذہنی اختراع تھی۔[2]

پالمر یہ تنقید کرتا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے غار حرا میں تنہائی کی ریاضتوں میں اپنی قوت تخیل کو اتنا مضبوط کر لیا تھا کہ آپ اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ کوئی فرشتہ آسمانوں سے آپ ﷺ کے پاس وحی لے کر آتا ہے۔ پالمر پیغمبر اسلام ﷺ کی اس حالت کو مرگی کی حالت سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یہ وہی اعتراض ہے جو مشرکین مکہ نے بھی صدیوں پہلے کیا تھا۔ اور دورِ نبوی میں ہی مسلم معاشرہ ان جمیع اعتراضات کے لغو ہونے کا اقرار کر چکا تھا۔ قرآن نے اس اعتراض کا جواب یہ دیا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾[3]

ترجمہ: "آپ (اے پیغمبر!) اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔"

پالمر قرآن کے ماخذ پر سنگین اعتراضات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ محمد ﷺ نے اصل تورات اور انجیل کو نہیں پڑھا تھا۔ قرآن کی سورۃ الاعراف آیت 156 میں محمد ﷺ اپنے آپ کو "En-Nebiy-el-Ummiy" کہتے ہیں۔ جیسا کہ پالمر نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس آیت کا ترجمہ کیا ہے۔

Believe then in God and His apostle, the illiterate prophet-who believe in God and His words[4]

یعنی "En-Nebiy-el-Ummiy" مطلب "Illiterate Prophet" ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے۔

---

[1] Ibid, Introduction, p. xx
[2] Ibid, Introduction, p. xxvi
[3] Al-Qalm (68:2)
[4] Palmer Edward Henery, The Quran F.MAX Muller ,Oxford Press, 1880,The Sacred book of the East, part ii, The chapter of the Araf, (vii) Meeca , Ayat 156-158, p.157

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

پالمر کہتا ہے کہ قرآن میں لفظ "Read" آتا ہے جس کا مطلب "اقراء" ہے۔یعنی جب حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو پڑھنے کا کہا۔لفظ Read کہنے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ محمد ﷺ پڑھے لکھے نہیں تھے۔اس کا مطلب ہے کہ محمد ﷺ نے قرآن جیسی کتاب لکھتے ہوئے شاید انجیل کی کتاب کا حوالہ کسی عیسائی دوست سے لے لیا ہو۔چونکہ عرب میں پرانے فارسی قصے کہانیاں 'عاد و ثمود کی کہانیاں اور ابراہیم (علیہ السلام) کے قصے وغیرہ بھی مشہور تھے۔اسی سبب محمد ﷺ نے ان قصے کہانیوں کو دوبارہ لکھا اور قرآن کی شکل دے دی۔اس وقت عیسائی اور یہودی مکہ اور مدینہ میں کافی تعداد میں موجود تھے اس لئے محمد ﷺ کے قرآن پر ان کے بھی واضح اثرات نظر آتے ہیں۔پالمر مزید کہتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے دور میں لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور عرب میں ایک خدا کو ماننے کا رواج بھی تھا اور یہی رواج یہودی اور عیسائی بھی رکھتے تھے۔اسی طرح ایک آخری نبی ﷺ اور مسیحا کے آنے کا عقیدہ بھی ان مذاہب اور عرب کے لوگوں میں موجود تھا۔محمد ﷺ نے ان تمام باتوں کا فائدہ اٹھایا اور آخری نبی ﷺ ہونے کا محمد ﷺ کا دعویٰ کتنا بھی سچا کیوں نہ لگے، مگر یہ صرف عربوں کو ہی لگتا ہے اور یورپ کے لوگوں کے لیے تو یہ مذاق کی طرح ہے۔قرآن نے عربوں کو زیادہ متاثر صرف اسی لیے کیا تھا کہ یہ ان کے مزاج اور ماضی کے متعلق تھا۔[1] حاجی حافظ غلام سرور'پالمر کے ترجمہ قرآن پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صرف عربی حروف "و" اور "فا" کی پالمر کے ترجمہ قرآن میں سینکڑوں جگہ غلطیاں ہیں۔اور ترجمہ کی خوبصورتی اور روانی کو برقرار رکھنے کی کہیں بھی کوشش نہیں کی گئی۔جس جلد بازی اور جہالت میں Palmer نے ترجمہ لکھا ہے وہ بیان سے باہر ہے[2]

4. جان میڈوز راڈویل(1808-1900)

جان میڈوز راڈویل کے ترجمہ قرآن کا نام ہے: The Koran: Translated from the Arabic, The Surahs arranged in chronological order with notes and index. اس کا ترجمہ قرآن ایک جلد پر مشتمل ہے۔یہ Edinburgh سے 1881ء میں شائع ہوا ہے۔اس نے بھی اپنی کتاب میں یہ اعتراض کیا ہے کہ قرآن محمد ﷺ کی تصنیف ہے۔اس نے نہ صرف قرآن کا غلط ترجمہ کیا بلکہ غلط الفاظ کے اضافے سے قرآنی مواد کو مشکوک بنانے کی کوشش کی اور ممکنہ طور پر قران کے مواد میں ردوبدل کرنے اور اسے تباہ کرنے کی سعی کرنے والا یہ بڑا مستشرق تھا۔ اس کے ترجمہ قرآن کی ایک مثال لفظ "عبد" کا ترجمہ (Slave) ہے۔جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ قرآن چند

[1]Palmer Edward, Hennery The Quran, F.X Muller, ,Clarendon Press ,Oxford, 1880, Vol.1, Introduction, P.I

[2] Sarwar ,Ghulam ,Hafiz Al-Hajj, THE HOLY QU-RAN , from the Original Arabic Text with Critical , Essays ,Life of Muhammad, Complete Summary of Contents, 20 Malaca Street , Singapore, or S M S Farouque, The Mosque Woking , Surrey, England, first Edition 1929, P.xxviii

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

غلاموں کے لیے نازل ہوا ہے۔اس نے محمد ﷺ کو "ہوشیار لکھاری (The Crafty Author)" کے طور پر متعارف کروایا۔

Rodwell لکھتا ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے قرآن کی ترتیب لگانے کے لیے کوئی خاص اصول مرتب نہیں کیے ہیں اور سورۃ فاتحہ کے بعد سب سے پہلے طویل سورتوں کو اور اس کے بعد چھوٹی سورتوں کو رکھا۔Rodwell کا یقین ہے کہ اس اسلوب کی وقعت اور اہمیت علمی اور سائنسی اعتبار سے بہت کم درجہ کی ہے اور اسے بھی درست طریقے سے اور مکمل طور پر نہیں اپنایا گیا۔کیونکہ دور نبوت کے شروع میں مکہ میں نازل ہونے والی چند سورتوں کو ہجرت مدینہ کے آخری ادوار میں نازل ہونے والی سورتوں کے بھی بعد رکھا گیا ہے۔اسی طرح مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں کو مکی سورتوں کے آگے پیچھے رکھا گیا ہے جو کہ ترتیب نزولی کی صریح خلاف ورزی ہے۔جیسا کہ وہ اپنے انگریزی ترجمہ کے مقدمہ میں کہتا ہے کہ

Rodwell said in 2nd edition of translation of Quran that Late Madni surahs are often placed before early Mecans surahs; and verses promulgated at Madina scattered up and down in the Mecans surahs[1]

Rodwell یہ سمجھتا ہے کہ حضرت زیدؓ نے سورتوں کی ترتیب میں لاپرواہی کی اور جیسے جیسے ان کو ٹکڑوں میں قرآن ملتا گیا وہ اسے لکھتے گئے۔اس قسم کی ترتیب سے نہ تو پڑھنے والے کو بات کی سمجھ آتی ہے اور نہ ہی محمد ﷺ کی شریعت کا پیغام آگے پہنچتا ہے۔

Rodwell اپنے ترجمہ میں (Muhammad der Prophet) Dr Gustav Weil[2] اور Theodore Noeldeke کے ترجموں سے مدد لیتے ہوئے قرآنی سورتوں کو وحی کے مطابق نزولی ترتیب سے لگانے کی کوشش کرتا ہے جس کو Chronological Order بھی کہتے ہیں

Rodwell اپنے ترجمے میں قرآن کی سورتوں کی تاریخی اور مصدقہ ترتیب کو غلط قرار دینے اور نزولی ترتیب کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔سورۃ علق (96) کو پہلے نمبر پر سورۃ فاتحہ کی جگہ دیتا ہے[3] یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب محمد ﷺ نے اپنے مقصد کا آغاز کیا تو سورۃ علق کی پہلی پانچ آیات (1-5) نازل کی گئی اور آیات (6-19) بہت بعد میں نازل کی گئیں۔Rodwell اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ سورۃ علق کے مکمل نازل ہونے کے درمیان کافی وقفہ رہا اور کئی

---

[3]Rodwell, M.A, EL KORAN; The Quran translated from the Arabic, The Surahs arranged in Chronological order with notes and index, Second Edition ,Bernard Quaritch, London, 1876, p;x

[2] Dr.Guftan Weil, Mohammed Der Prophet, Rit Beilagen Unb Einer Ctammtafel, Berlag Berg.B. Reblerfwen Buwbanblung 1843, AD.S, Germany, P:XXII-XXIV

[3]J.M. Rodwell, The Koran, Translated from the Arabic, the Surahs arranged in Chronological order with notes. London, Williams and Norgate, 1861, p:1

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

مکمل سورتیں نازل ہوئی اور پھر بعد میں سورۃ علق (19-6) مکمل ہوئی۔ مگر Rodwell سورۃ علق کو پہلے نمبر پر مکمل آیات (19-1) تک سر فہرست رکھتا ہے اور اپنے ہی وضع کردہ اصول یعنی ترتیب بحساب نزول وحی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ کیونکہ اگر اسے نزول وحی کی ترتیب ہی سے چلنا ہے تو سورۃ علق کی پہلی پانچ آیات شروع میں آنی چاہیے جبکہ وہ مکمل سورۃ کو قرآنی ترتیب کے شروع میں ہی رکھتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی قرآنی سورتوں کی ترتیب کو تبدیل کرنے کی یہ ایک بھونڈی کوشش تھی۔

غلام سرور اس کے ترجمے کے بارے میں بہت واضح اور اہم تنقیدی سوالات اٹھاتے ہیں۔ جیسے کہ سورتوں کی تاریخ کے حساب سے ترتیب لگانے کی حکمت سمجھ سے باہر ہے اور حضرت محمد ﷺ کی بتائی گئی ترتیب جو کہ سورتوں کے آپس میں ربط کو برقرار رکھتی ہے بہترین ترتیب ہے اور علماء کے درمیان بھی کبھی تاریخ نزول کے حساب سے ترتیب لگانے کا موضوع زیر بحث نہیں رہا مگر Rodwell نے اس بیوقوفانہ اسلوب کو اپنانے کی کوشش کی۔[1] مہر علی کہتے ہیں کہ Rodwell کی قرآن کی ترتیب کو بدلنے کی پہلی اور بنیادی وجہ اسلام کا نام بدنام کرنا اور لوگوں کو مذہب اسلام کے بارے میں مشکوک کرنا تھا۔ یہ بات پھیلانا بھی مقصود تھا کہ اسلام عیسائیت اور یہودیت کا ملغوبہ ہے۔ دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ Rodwell یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اسلام نبی اکرم ﷺ کی ایجاد اور قرآن محمد ﷺ کی تصنیف ہے۔[2]

5. رچرڈ بیل (1876-1952)

رچرڈ بیل کے ترجمہ قرآن کا نام "The Quran Translated With a critical re-arrangement of the surahs" ہے۔ یہ ترجمہ قرآن Edinburgh سے شائع ہوا ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں، اس کی جلد اول 1937ء میں جبکہ جلد دوئم 1939 میں چھپی ہے۔ رچرڈ بیل اپنے ترجمہ قرآن میں قرآن اور اسکے متن کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ قرآن کے مصنف ہیں اور قرآن کے متن اور سورتوں کی ترتیب دوبارہ لگانے کی ضرورت ہے۔ اس نے ان سورتوں کو محمد ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کی مناسبت سے ترتیب لگانے کی کوشش کی کیونکہ یہ سورتیں مکمل نہیں ہیں بلکہ اسکا خیال تھا کہ ان کو جوڑ توڑ کر مکمل دکھایا گیا ہے۔ Bell[3] نے سورتوں کی ترتیب لگاتے ہوئے محمد ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کو تین اہم حصوں میں تقسیم کیا۔

---

[1] Sarwar ,Ghulam ,Hafiz Al-Hajj, THE HOLY QU-RAN , from the Original Arabic Text with Critical , Essays ,Life of Muhammad, Complete Summary of Contents, 20 Malaca Street , Singapore, or S M S Farouque, The Mosque, Woking ,Surrey, England, first Edition 1929,P. xxi

[2] M. Mohar Ali, The Quran and the Orientalist, Norwich, UK, Jamiat Ihyaa al-Sunnah, (2004), pp.337

[3] Bell Richard, THE QURAN ,Translated with a Critical Rearrangements of Surahs ,T and T Clark ,Edinburgh ,1937, Vol. 1

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

(1) پہلا دور جس کو "Bell" نشانیوں "Sign" کا دور کہتا ہے اور اس میں نشانیوں کی تفصیلات اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادات کا مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ یہ دور مکی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔

(2) دوسرے دور کو Bell قرآن کا دور کہتا ہے۔ یہ مکہ کے بعد کی زندگی اور مدینہ کے شروع کے دو سال تک کا دور ہے۔ جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پر کام کر رہے ہیں اور عربی زبان میں وحی جمع کر رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور میں عربوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی تاریخ اور قصے عربی میں بتائے اور گزری ہوئی قوموں کے حالات زندگی اور انبیاء (علیہم السلام) کے قصے سنائے۔

(3) تیسرا دور "کتاب" یعنی "Book" کہلائے گا۔ یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تدوین مکمل کر کے کتاب کی شکل دیتے نظر آئیں گے[1]۔ اس دور زندگی کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان بالکل ایک مکمل مذہبی گروہ کی مانند ایک معاشرہ تشکیل دیں جو کہ قرآن کے تابع ہو، بالکل اسی طرح جیسے عیسائیوں نے انجیل اور یہودیوں نے اپنی مذہبی کتابوں کے زیر سایہ کیا تھا۔

Bell مزید قرآن کے ماخذ پر اعتراض کرتا ہے کہ قرآن کا متن دو سے زیادہ ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے جس کا ثبوت سورۃ البقرۃ آیت 34 اور 36 میں ملتا ہے جہاں "ابلیس" اور "شیطان" کا لفظ ایک ہی تناظر میں استعمال کیا گیا ہے۔ بیل کہتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دو مختلف نام دو جدا ماخذ سے نقل کیے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال صرف مختصر فقروں پر مشتمل تھے لیکن موجودہ مصحف میں یہ غلط ملط ہو گئے ہیں۔ اور اسی باعث متن قرآن غیر مربوط اور غیر منظم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل خطبات یا ارشادات چھوٹے چھوٹے خلاصوں کی شکل میں تھے جب ان کو جوڑ کر یا اکٹھا کر کے سورتوں کی شکل دی گئی تو بہت سی آیات غلط جگہوں پر ترتیب دی گئیں۔ جس کی وجہ سے قرآن کے متن میں بے ربطگی اور بے ضابطگی پیدا ہو گئی اس بنیاد پر شاید کچھ ایسی آیات بھی قرآنی متن میں آ گئی ہوں جو کہ منسوخ کی جا چکی تھیں۔ اسی وجہ سے قرآن کی از سر نو ترتیب لگانے کی ضرورت ہے۔[2]

اگر رچرڈ بیل کے ان تمام فرضی اعتراضات کا بادی نظر جائزہ لیا جائے تو کوئی ثبوت ملتا نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کو مدون کرنے کا جو انتظام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ بہترین تھا۔ قرآن کی جمع و تدوین کرنے میں اس قدر احتیاط کا معاملہ کیا جاتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اکرام کو کتابتِ حدیث سے منع کر دیا تاکہ حدیث کے الفاظ، قرآن کے ساتھ غلط ملط نہ ہو جائیں۔ اسی لیے مسلم کی روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ:

[1] Bell Richard, THE QURAN,Translated with a Critical Rearrangements of Surrahs ,T and T Clark ,Edinburgh ,1937,Vol. 1,p.vii

[2]Merril, John, E, "Dr Bell critical analysis of the Quran", Muslim World 37:2,(1947),134-148

OPEN ACCESS
Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

"لاتکتبواعنی القرآن ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه وحدثوا عنی ولا حرج "[1]

ترجمہ: "مجھ سے قرآن کے علاوہ نہ لکھو، جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ تحریر کیا ہے وہ اسے مٹادے، یہ باتیں میری طرف سے زبانی یاد کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں"۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ رچرڈ بیل کی قرآن کی ترتیب بدلنے کے نظریے کو مستشرقین نے بھی مسترد کردیا یہاں تک کہ ایک ہم عصر مستشرق الفریڈ گیوم تنقید کرتا ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ بیل نے قرآن کی جو کانٹ چھانٹ کی ہے وہ اس قدر تباہ کن ہے کہ میں کبھی اس کا حوالہ دینا بھی پسند نہ کروں۔[2] ایک بہترین عالم اور مشہور مستشرق ہونے کے باوجود Bell کی اس کمزور ترجمے والے قرآن کو کوئی خاص پذیرائی حاصل نہ ہوئی اور گزشتہ ساٹھ سال کے دوران اسکے صرف سات نسخے / جلدیں ہی شائع ہوسکیں۔ Wheeler Brannon بھی بیل کے ترجمہ قرآن پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے:

Bells translation is best avoided by first-time readers since he has rearranged not only the Surahs but individual verses and even parts of verses according to his own historical reconstruction of the text.[3]

6. آرتھر جان آربری (1905-1969)

آرتھر جان آربری کے ترجمہ قرآن کا نام The Koran Interpreted ہے۔ یہ ترجمہ 1955 میں شائع ہوا۔ آربری تدوینِ قرآن کے حوالہ سے اعتراض کرتا ہے کہ اس بات کو یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ محمد ﷺ کی زندگی میں قرآن کو مکمل طور پر لکھ کر محفوظ کرلیا گیا تھا یا نہیں؟ یہ روایت مشہور ہے کہ محمد ﷺ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد قرآن جو کہ پتھروں، کھجور کے درخت کی شاخوں، اونٹ کے کندھے کی ہڈیوں اور پسلیوں، لکڑی کے ٹکڑوں اور آدمیوں کے سینوں میں محفوظ تھا۔ ایک جگہ جمع کیا گیا تھا یہ تمام کام حضرت عثمانؓ غنی خلیفہ سوئم (644-56) کے دور میں ہوا۔ اور اس کام کو حضرت زید بن ثابت ؓ کی سربراہی میں ایک کمیٹی نے سرانجام دیا۔ اس جماعت نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق قرآن کی تدوین کی اور سورتوں کی نزولی ترتیب کی بجائے توقیفی ترتیب پر توجہ دی جس کی کوئی بنیادی ضرورت نظر نہیں آتی تھی۔ ان کی لگائی گئی ترتیب کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کسی منطق اور ربط کے بغیر بنائی گئی ہے۔ آربری نے اس کام کو

[1] Muslim ibn –Al Hajjaj al- Qushayri an-Naysaburri, Al Musnad Al-Sahih, Idaratul-Bhooos al Ilmiya Saudia, 1980, v.4, p.2298

[2] Alferd Guillaume, Review on the Koran Interpreted, Muslim World 47:1(1957),248(He was British Arabist Scholar of Islam and Hebrew Bible /Old Testament scholar).

[3] Wheeler Brannon M., Prophets in the Quran an interdiction to the Quran and Muslim Exegesis, , Continuum The tower Building, New York London 2002, p.363

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

(Clumsy Patch Work)کا نام دیا ہے ۔مزید لکھتا ہے کہ[1] قرآنی سورتوں کا ملتا جلتا متن مایوس کن، بے ڈھنگا، اور بے تکا ہے اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پورے قرآن میں ایک ہی جیسے نظریات بار بار دہرائے گئے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنے ترجمہ قرآن کے مقدمے میں لکھتا ہے۔

"I believe it to be rather of the very nature of the book itself.[2]

آرتھر آربری کہتا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس بے ترتیبی کی وجہ قرآن کا اپنا متن اور اندازِ بیان ہے۔ لیکن قرآن خود ان کے اعتراضات کو رد کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ﴾[3]

ترجمہ: "اور یہ قرآن مجید صریح عربی زبان میں ہے"۔

یہاں عربی زبان سے مراد، قرآن مجید کا اہلِ عرب کے محاورے میں نزول ہے۔ قرآن مجید ایک مکمل نظامِ حیات کو بیان کر رہا ہے۔ ایک جامع شریعت ہے اور عقائد، عبادات، عائلی زندگی، معاشرت، اور معیشت اور سیاست وغیرہ سے متعلق ایک مکمل فکر پیش کرتا ہے۔

7. نسیم جوزف داود(1927-2014)

اس کے ترجمہ قرآن کا نام یہ ہے The Koran (A New Translation) ۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1956 میں شائع ہوا۔ یہ اپنے ترجمہ میں قرآن کی تاریخی ترتیب کے حوالہ سے دو اعتراض کرتا ہے (1) یہ روایتی ترتیب مصدقہ نہیں ہے۔ (2) اس ترتیب میں تسلسل ربط کا فقدان ہے۔

مزید بیان کرتا ہے کہ سورۃ النساء" اور سورۃ بقرہ یعنی "Women" اور "The Cow" جیسی ثقیل اور لمبی سورتیں نئے پڑھنے والے کے لیے آغاز ہی سے پڑھنا مشکل ہو جاتی ہیں۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے میرا یہ ترجمہ قرآن کی چھوٹی اور ادبی لحاظ سے بہتر شاعری والی سورتوں سے شروع ہو کر لمبی اور تفصیلی سورتوں پر ختم ہوتا ہے۔ کیونکہ چھوٹی سورتوں کو پہلے پڑھنے میں آسانی محسوس ہوتی ہے۔[4] نسیم جوزف داود کے خیالات میں قرآن نبی پاک ﷺ کے اپنے نفس، وجود اور

[1] Arrbery A.J., The Koran interpreted, oxford university press UK,1964 , Introduction p:ix
[2] Arrbery A.J., The Koran interpreted, oxford university press UK,1964 , Interoduction p:xi
[3] Al Nahl: 103
[4] Dawood .N.J, The Koran, penguin books, London 1956, p.12

OPEN ACCESS
Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

شعور سے پیدا ہونے والے اشعار کا مجموعہ ہے۔ حالانکہ قرآن میں اس اعتراض کا جواب موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾[1]

ترجمہ: "اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں کم ہی ایمان لاتے ہو تم لوگ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے کم ہی غور کرتے ہو تم لوگ۔"

8. ایلن جونز (April 1941-)

ایلن جونز کے ترجمہ قرآن کا نام ہے The Quran یہ 2007 میں شائع ہوا۔ اس ترجمہ میں یہ اعتراض کرتا ہے کہ قرآن کی ہر سورۃ مجادلے اور مناظرے پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ سورۃ النساء کے تعارف میں مناظرہ بازی کا رنگ غالب ہے اور یہ کفار کے خلاف بالعموم اور یہودیوں اور منافقین کے خلاف بالخصوص اور براہ راست جملوں پر مشتمل ہے۔ ان کے مطابق سورۃ المائدہ میں "یہودی اور عیسائی مستقل طور پر مناظرے کی زد میں ہیں اور ان کے خلاف رویہ مذمت کا ہے۔ قرآن مجید کا واحد مقصد غیر مسلموں کے خلاف نہ صرف اعلان جنگ بلکہ ان کے خلاف قتال کی تبلیغ اور تلقین بھی ہے۔[2] ایلن مزید قرآن مجید کے ماخذ کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ قرآن مجید بائبل بلکہ پورے مشرق وسطیٰ اور بحیرہ روم کے خطے میں مقبول افسانے اور روایتیں قرآن مجید کا ماخذ اور منبع ہیں۔ اس نے مصحف کی صحت کو مشکوک قرار دیا ہے اور دیگر مستشرقین کی طرح انھیں بھی قرآن مجید کے جمع اور تدوین کی تاریخ سے بالکل اتفاق نہیں ہے۔ وہ قرآنی سورتوں کی نزولی تاریخ اور ان کی توقیفی ترتیب کے بھی قائل نہیں۔ اپنے دیباچے میں انھوں نے یہ زہر افشانی کی ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کاتبوں کے تحریر کردہ مصحف کا کیا حشر ہوا۔ جیسا کہ وہ اپنے ترجمہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

"He adds that the western chronology of the Surahs established by Noldeke is no less so"[3]

متعدد قرآنی سورتیں ایسی ہیں جن کی نزولی تاریخ مشکوک ہے۔ سورہ الفاتحہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس سورۃ کا زمانۂ نزول غیر متعین ہے اور اس کی آخری آیت میں بعد کے کسی مرحلے میں ترمیم کی گئی ہے۔

یہ بہتان تصنیف کرتے ہوئے جونز اس کھلی ہوئی حقیقت کو کیسے نظر انداز کر گئے کہ سورہ الفاتحہ کی تلاوت ابتداء سے پنج وقتہ نماز کا جزو ہے اور روزانہ نمازوں میں اس کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ وہ کتاب مبین ہے جس نے اب تک

---

[1] Alhaqqah(69,41-42)

[2] Akhtar Al Wasay, Mustashreqeen or Angrezi Tarajum e Quran, Professor Abdul Raheem Qudwani k Mazameeen, Naveed Hafeez Press Lahore .p 22

[3] Gabriel said Reynolds, New perspective on the Quran, The Quran in its historical context 2, Routledge Taylor & Francis group London 2011. pp.11,12

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

کروڑہا افراد کو اپنے اعجاز اور ایجاز، حسن بیان اور بلاغت اور فصاحت سے مسحور کیا ہے۔ ایلن جونز نے سینکڑوں قرآنی اصطلاحات، تراکیب اور الفاظ کو، غیر واضح، مبہم، مفہوم اور معنی سے عاری قرار دیتے ہوئے قرآن کو ایک بے معنی کتاب کہاہے۔ تعجب ہے کہ تعصب انسان کے دل و دماغ کو کیسا مفلوج کر دیتا ہے۔ اس حقیقت کا جیتا جاگتا نمونہ یہ انگریزی ترجمہ قرآن ہے۔[1] جبکہ قرآن مجید بار بار یہ واضح کرتا ہے کہ قرآن فصیح عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔﴿وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ﴾[2]

9. انیس شروش(1933-2018)

انیس شروش کی کتاب کا نام الفرقان الحق (The True Furqan) ہے۔ اس کا جز اول Center of Devine love میں America سے (Project OMEGA 2001) کے تحت شائع ہوا ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ Wine Press کی وساطت سے شائع ہوا ہے۔ اسے اکیسویں صدی کا 'قرآن' بھی قرار دیا گیا ہے۔

انیس شروش اپنی کتاب الفرقان الحق (The True Furqan) میں اعتراض کرتا ہے کہ اسلام ایک دہشت گرد دین ہے اور یہ غلط عقائد کا پرچار کرتا ہے۔ لوگوں کو قتل و غارت اور دہشت گردی کا سبق دیتا ہے۔ اور اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے قرآن کو الفرقان الحق سے بدل دیں۔ انیس شروش کے خیال میں مسلمانوں تک قرآن کا صحیح پیغام نہیں پہنچ پایا اور یہ کتاب "The True Furqan" ہی مسلمانوں کو صحیح معنوں میں آزادی اور سکھ کا سانس نصیب ہونے دے گی۔ اور محمد ﷺ کی تعلیمات سے چھٹکارا دلا دے گی۔[3]

بعض مسلمانوں کے خیال میں یہ کتاب کچھ ناپختہ عقیدہ کے مسلمانوں کو عیسائی مذہب کی طرف مائل کرنے کے مقصد سے لکھی گئی ہے اور صدیوں سے عیسائی اپنی ان کوششوں میں کامیاب نہیں ہو پائے ہیں۔ کچھ اور تنقید نگاروں کے مطابق یہ قرآن کی نقل کرنے کی بھونڈی اور ناکام ترین کوشش ہے۔ تاکہ قرآنی شکل جیسا پیغام بنا کر لوگوں کو کھلا دھوکا دیا جا سکے۔ یونیورسٹی آف تہران سے تعلق رکھنے والے علماء کا خیال ہے کہ قرآن کے ہوبہو پیغام بنالانے کا چیلنج پورا کرنے کے زعم میں یہ بے بنیاد اور بے کار طریقے سے لکھی جانے والی کتاب بناڈالی گئی ہے جو لکھنے والے کے لیے بھی شرمندگی کا باعث ہی ہونی چاہیے۔

5۔ حاصل بحث

مندرجہ بالا تمام اعتراضات کے جواب میں یہاں قرآن کی جمع و تدوین کے حوالہ سے تاریخی واقعات کا ذکر کرنا ناگزیر ہے نیز یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے مترجم میں کن شرائط و خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

---

[1] Alen jones, The Quran translated into English, Gibb Memorial Trust,2007
[2] Al Nahal (16,103)
[3] Al Mahdi Wa Al Safi, AL Furqan al Haqq, Wine press publishing 2001, surah al bismillah p.A

OPEN ACCESS
Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

لہذا پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد ﷺ پر نازل کی جانے والی آخری اور مکمل ضابطہ حیات کتاب ہے جس کے مختلف حصے اور مختلف اجزاء وقتاً فوقتاً نازل ہوتے رہے۔ یہ مختلف حصے کبھی کسی سوال کے جواب میں نازل کیے گئے اور کبھی کسی چیلنج کے جواب میں پوری سورۃ اتاری گئی۔ سورتوں کی ترتیب کے حوالہ سے دو اصطلاحات اہم ہیں۔ ترتیب نزولی یعنی جس کے مطابق آیات نازل ہوئیں اور دوسری ترتیب توقیفی جس کے مطابق آپ ﷺ نے قرآن کو مرتب فرمایا۔ حضرت محمد ﷺ کے دور میں قرآن مجید متفرق اجزاء کی صورت میں لکھا ہوا موجود تھا۔ لیکن (بین الدفتین) جمع نہیں تھا۔ صحیح روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں صحابہ اکرامؓ قرآن مجید لکھا کرتے تھے۔ حضرت قتادہؒ نے انس بن مالکؓ سے سوال کیا۔

حدثنا حفص بن عمر حدثنا همام حدثنا قتادة قال سألت أنس بن مالك رضي الله عنه من جمع القرآن على عهد النبي صلى الله عليه وسلم قال أربعة كلهم من الأنصار أبي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد تابعه الفضل عن حسين بن واقد عن ثمامة عن أنس [1]

ہم سے حفص بن عمرؓ نے بیان کیا ہے ان سے ہمام نے بیان کیا ہے اور یہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قرآن جمع کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ چار آدمیوں نے جمع کیا جو سب کے سب انصاری تھے وہ حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے فضل نے بلواسطہ حسین بن واقد ثمامہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متابعت میں روایت کی ہے۔

اگر دور رسالت کی بات کی جائے تو اس دور میں قرآن کو مکمل طور پر ایک سائز کے صفحوں پر لکھوا کر مجلد کروانے کا کام نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ یہ نظریہ رکھتے تھے کہ یہ کام جلد از جلد ہونا چاہیے لہذا حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حکم پر اس کام کو مکمل کیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے کھجور کی ٹہنیوں، چمڑے کے ٹکڑوں اور اونٹ کی ہڈیوں پر لکھی آیات کو جمع کیا اور دو حفاظ کرام سے ان کی تصحیح کرواتے چلے گئے۔ اس طرح قرآن کی سورتوں کو ایک ہی سائز کے اوراق پر لکھوا کر مجلد کروانے کا عمل حضرت محمد ﷺ کی وفات کے ایک سال بعد ہی شروع ہو گیا تھا۔ قرآن کی جو سورتیں الگ الگ لکھی گئی تھیں ان کو حضرت ابو بکرؓ کے حکم سے ایک ہی جگہ جمع کیا گیا اور ان کی شیرازہ بندی کی گئی۔ اس طرح قرآن کو ایک جلد میں بندھوانے کا کام عہد صدیقیؓ میں ہی مکمل کر لیا گیا تھا۔ [2]

---

[1] Al Bukhari ,Muhammad bin Ismail, Al Jamma' al Masnad, Dār al Toq Al Nijat, Beirut. 1422, V.1,P.187

[2] Jalal ud din al Sayuoti, Al Itqan Fi Uloom ul Quran ,Taba Sohail Academy Lahore ,1947, vol..1, p.58

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

دوسری اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی قسم کے ترجمہ کو ایک زبان سے دوسری زبان میں کرنے کے لیے چند بنیادی خصوصیات و اہلیت کا ہونا ضروری ہے اور اسکے بغیر مترجم کی قابلیت پر سوالیہ نشان رہے گا۔ مترجم کی اہلیت کے لیے چند بنیادی شرائط درج ذیل ہیں:

مترجم کے لیے ضروری ہے کہ وہ دونوں زبانوں کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو' دونوں زبانوں کے سسٹم / نظام سے اچھی طرح واقف ہو اور دونوں زبانوں کی گرائمر اور خصوصیات سے بھی واقف ہو۔

1. جس زبان میں اصل مواد موجود ہے اس کے مقصد اور مطلب سے اچھی طرح واقف ہو۔
2. مترجم جس مواد کو دوسری زبان میں ترجمے کے ذریعے منتقل کرنا چاہتا ہے اس مواد کے معاشرتی اور تہذیبی محل وقوع اور اقدار سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔
3. اچھا مترجم وہ ہوتا ہے جو الفاظ کے پیچھے بیان کئے گئے اصل مقصد کو پالیتا ہے اور الفاظ یا مواد کی اصل گہرائی تک بھی پہنچ سکتا ہے۔[1]

ان تمام مندرجہ بالا نقات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جن مستشرقین نے قرآن کے تراجم کے ذریعے قرآن میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی وہ اصل میں قرآن کا ترجمہ کرنے کے اہل ہی نہیں تھے۔ کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید رہتی دنیا تک کے لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کی طرف سے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اوراس کے الفاظ اللہ تعالی کے الفاظ ہیں۔ تمام منافقین' مشرقین اور مستشرقین جتنی بھی اس کی مخالفت کر لیں۔ وہ اپنی سازشوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالی نے اسلام اور قرآن کی حفاظت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جو کہ سورۃ الحجر آیت نمبر 9 میں ہے۔﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾[2]

[1] Ali Al hajj, New Theory of the Holy Quran translation, Anchor Academic Publishing, Hamburg, 2015, p.9-11
[2] Al Hijr: 09

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).